

الحمد لله والمنة که درین زمان بهینت تو مان

اختر مبین

CHECKED

فی نخس

CHECKED 1995

مدح خیر المرسلین

خمسه تصنیف بهر پسر مخموری رشک خاقانی و انوری جناب مولوی سید
محمد کاظم حسین صاحب شیفته کنتوری بر قصیده نفیسه سر اهل کاشاعر اعیان مقال
جناب مولوی محمد حسن صاحب محسن کا کوری

در مطبع گلزار کن بایتمای یوسفیان بلده حیدرآباد طبع شد

۳۳۰۷۲

۲۵۱۷

کتاب نمبر

کتاب نمبر

کتاب نمبر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱
 آج کل ہندوستان بیکار ہے
 جا بجا کڑواہٹ ہے ہر گھر میں
 ہندو چرنے والی سب سے زیادہ بھول
 ہندوستانی سے بھلا جا بجا
 ۲
 آج کل ہندوستان بیکار ہے
 جا بجا کڑواہٹ ہے ہر گھر میں
 ہندو چرنے والی سب سے زیادہ بھول
 ہندوستانی سے بھلا جا بجا

جس کے جنا پہ نہانا بھی ہے اک طولی مل

برق کی گاندھے پر لانی ہے صبا گنگا مل

۳۰
بائین ہوتی خن جگر و عین بائیں
بجادون کیا کر نہ ہے طیل ساون بن ابجا
جڑیں کسو نہ ہو اوداؤن کچ درشن میں ابھی
خوار ہوتی آئی ہے مہا بن بن ابھی

کہ چلے آئے ہیں تیر تھ کو ہو ا پر بادل

۳۱
جنگ کوسو فکات آتھ جہنم ڈالی
نور و شمع کھل دیکھا شفق کی لالی
ابنہ و عجم نہ بے جہاں
کالے کوسون نظر آئی ہیں گھٹائیں کالی

ہند کیا ساری خدائی میں تو نکا ہے عمل

۳۲
ایک کجی فرج بیسات کے خالق کی نپاہ
ایک لندھیر بچا ہو سکے شام و بکھ
ساتھ صفت لبست علی آئی ہے باران کی سپاہ
جانب سے ہوئی سب بولوش ابر سپاہ

کہیں ہر کہیں میں قبضہ کرین لات و میل

۳۳
جوں سب کجی کج نہ دھوئی راہ پیکر
چلی گئی کوسو فکات کے جھاک
کچھ بچا ابھی کوسو فکات کے چھاک
ہم نہ پانچے ضرور دین ہوئی ہے چھاک
دیکھا نہ چھوڑی بن لیے جل میں چھاک

ابر چوٹی کا برمن ہے لہو آگ میں جہل

۷۷
 رعد بول کی ہریت کو جلو میں عالم
 باجر از نور کا کھنکھے کو عطار در آسم
 توبہ تحت میں میکال میں بپچاکم
 اینچایب بلا طم میں ہے اعلیٰ ناظم

۷۸
 ہر چواری کی زہری جباری میں سخن
 ابودنیو نادان کے تیرے سر پہی جانا ہر
 رادھکا جی میں سر قمار و سبکدوش
 دیکھیے ہوگا سبکدوش کا کیوں بدور

برق بنگا اظلمت میں گور ز جزل

سینہ تنگ میں دل گوپوں کا ہے میکل

۷۹
 ہجر کیا ہے آہنی نئی افادہ دہی
 سب باران سے ہے تشویش میں
 رات دن نام نہاد کی طرح ہے جھڑی
 یہ کھلا آٹھ پیر میں کبھی دو چار گھڑی

۸۰
 ہندو گنگا کی طرے کرنے کو دشمن بکھین
 اور کجا بکھو دوسا سن لندن بکھین
 پاری آگ کو لپٹے ہوئے کسی برہمن
 اکیس لاکھ کے سلوٹوں کی برہمن

پندرہ روز ہو سے پانی کو مٹل مٹل

مادر بارش کا جو ٹوڑ کوئی ساعت کوئی پل

۱۷۷
 دیوساون کی صلہ بنی کہین جھوٹا
 گروٹی میں سے چا پین جی غلیظ
 پین پین کی گنگلی میں ادب کر گنگا
 رکی میلا تھا بندہ کا جی گرا دیا

نہ بچا کوئی محافہ نہ کوئی رتھ نہ ہل

۱۷۸
 آج تاج پین جو ہرست ہی باد گل کو
 دن ہے تاریک برستی کو پین لائے
 تیراں بارہ پین اور چڑھے پین نامو
 ورنہ جانے پین گنگا میں بنارس والو

نوجوانوں کا سینہ چر ایہ بڑھوا منگل

۱۷۹
 دو صحر کرمان باد صبا کے جھونکے
 بڑھ گئے خلق میں آہ غبار کے جھونکے
 آدھی نشت کی جاتی پین بل کے جھونکے
 پتہ بالائے کہ تپتے پین ہوا کے جھونکے

بڑے جہادوں کے نکلے پین سحر گنگا جل

۱۸۰
 حضرت حق کے طوفان کی شہنشاہی
 ایسا بسات گئے نہ دیکھی دینی
 دیکھو لو عالم بالائی بھی صوفی بدلی
 کبھی دوبی کبھی اچلی مہ نو کی شہنی

بھرا خضر میں ملاحم سے پڑی ہو چیل

۱۷۱
از پلنیابی آبان پریشان حالی
کبک بلبل و صحن گلستان خالی
انقلاب کی بھی بنیاد اسی نے ڈالی
قربان کشتی میں طوبی و فوج عالی

لالہ باغ سے ہندو فلک سیم کسل

۱۷۲
کیا جنون خیزد عیرو کہ خالق کی اما
نسل جو کج نہ دیا نے نہیں انسان
نہ کہ کھون میں ہو جو عیان اچھیاں
شب جو باد میں آوے ابد کو نہاں

بسی محل میں ہڈاڑی ہو و سہ پرانخل

۱۷۳
دعوت شہر جاری ہے عجیب بہشت
اہل سلام کا ہو گا زرا بیان تہشت
کیا ہی جو کج کالا ہی کج تر جھٹ پٹ
نابر کفر سے کھڑے آٹھارے کھٹ

چشم کافرین لگا رہو کا فر کا جل

۱۷۴
وضع گوشت کیان میں نہین چھیکوت
یکڑون رنگ بتا دے ہر وقت
آئے خاکی میں جہاد دل تو بیوہا ہی وقت
جو کیا جھیں کیسے چرخ لگا دے جہدوت

یا کہ میرگی ہی بہت پہ بچا ہی کسل

بازار

۱۹
 بیکایت کی عطا کردہ کمالی تہنید
 جبکہ ناظر خاصہ کی بھی حشر
 منتہی جہت غائب و نظر و امید
 تہنید متناظر است و دلو و حشر

۲۰
 ہو گیا دیو زین گرد و رت بینان
 مردم دیدہ ہو خانہ صیرت بینان
 لوندن بھی ہو انہر کی کلفت بینان
 نور کی بجلی ہو لی پر ظلمت بینان

۲۱
 ہی یہ اندھیر بجای ہو تا شیر ز حل

۲۲
 چشم خوشید جهان بین مین آئین ریل

۲۳
 کجایں اگر شکل کو کھلائی بیع
 کجایں اگر سہن سہر و رجا بیع
 شعل جلیوں سہن سہر و رجا بیع
 سب بدوشن رو کھچھال تو شعل بیع
 وہ دھوان دھان کھٹاری کھچھال بیع

۲۴
 فیض بہاری کا یہی سہر و رجا
 جھوپن تو کھچھال تو شعل بیع
 تازہ پانی بس اور شعل تو شعل بیع
 ترش گل کا دھوان تازہ پانی بیع

۲۵
 گرچہ پروانہ بھی دھڑھو او سو لیکر مشعل

۲۶
 جگیا منزل خود شیر کی چھت کھچھال

۱۷۷
 بر سیاہی کی بجائے تونگی کی
 جام چلتا ہے دینچا اور چکر کے بطور
 لاکھ ہونی میں دانی کی ہوا میں دیر
 ابھی چل نہیں سکا وہ اندھیرا ہو

برق سے وعدہ یہ کہتا ہے کہ لانا مشعل

۱۷۸
 تخی جو بنیادیں اپنے کو ٹھہرائی
 کر جان کا ہوا چہ چکا پتہ کی
 لاکھ پڑنے کا ہوا قصد گر جانے کی
 جلت کر گئی جلی چر اور ہوا کی

قلعہ چرخ میں ہی ہول بھلیاں بادل

۱۷۹
 ناگہ گم نہ عثمان کے پانی تاثیر
 دل و لب میں کشت بجے پانی تاثیر
 استفصل ہلادی نے بڑھائی تاثیر
 فیض طیب ہو ان پر دکھائی تاثیر

رز محلول ہے غلڑ تو کھل ہے منقل

۱۸۰
 کوئی چھوٹا جو صبا کا کبھی آجا ہوا
 صاف تھی روح خدیوہ کو بنا جابا ہوا
 کبھی طائر مثال اڑا جابا ہوا
 آئینہ آبِ نون کے بہا جابا ہوا

ہے تصویر سو گرنا نہ کہیں دیکھ سنبھل

تاج
 دینا

۴۴
 سبیلین او بین از آن مرید
 ہو گیا چاندنی کا گھٹ جی بیک نیت
 کہے بھرا جاسے عجب کیا ہے زمین پوٹوئی
 نہ ج نہ نشو و نما کا ہے ستارہ چمکا

۴۵
 صوٹ محبوب کے ہے نغمہ تمبیل و ساز
 عارض یار کے ہر گل میں ہیں پیدائدا
 طوں آگے بڑھے سکاکی ہے اڑائی پرواز
 خضر فائے بین نہیں یو نہ ی عمر دراز

شاخ میں کا کہشان کے نکل آئی کوئل

پھول سو کہتو ہیں پھلتا رہے گلزار امل

۴۶
 باغ میں گہکتی چھوڑے کھسار
 ارطاس میں جنگل کے نفیم گلزار
 کا بنی آئی ہے تمبیل کی صدا یہ ہر بار
 کیبتو کیبتو ڈھرجانی ہے گلشن کی ببار

۴۷
 اللہ اندر سے عجز نہ جہم حسین
 رنگ نازد جو کہ سب سے زور و نصوین
 پھول مناب کے ہیں باغ میں گلزار
 عطر نشان ہے شہباز گلنار

دیدہ زگس شہلا کو نہ سمجھو احوال

نخل آؤدی موی سے ٹپکتا ہے غسل

۳۵
اپنی خوبی کے بڑھانے چاہا
سبز رنگوں کا اودھانہ کہیں دل سبز
لہلہا ہوا دیکھو لبِ سبز
لہریں لہتا ہے جو چلی کے مقابل سبز

چرخ پر باد لا پھیلا ہے زمین پر محل

۳۶
نظرِ زمین پر تپا ہے جو عکس گل
آب کی سطح کو بھجوریں نہ صفحہ زر
باغ ہے منشی قدرت کا مطلق دفتر
جگنو چڑھنے میں جو کہیں بنائی ہو نظر

مصحف گل کے حواشی پہ طلائی جدول

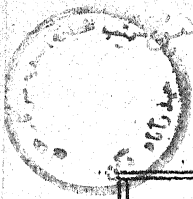
۳۷
لیکن باغ میں لالہ نے جو باد بھی بچون
سوربِ باغ میں مشغول ہو گئے ہیں آگن
گر از غور و نمودن ہے سپہو کا چین
ہنرِ باغ نصفِ چین میں ہے سوربِ باغ چین

طوطیوں کی ہو نصیم تو بیل کی غزل

۳۸
خوشی بے جو کیا باد گلگون چاہا
خدی شاد چلا آتا ہے نئی لہیا پہ
حسنِ پاد گل کے ہو گرد و لب پہ اب
نخن طادی گلشن پہ سے سایہ کیا پہ

چتر کھوئے ہو وزن شہل گل پر سنبھل

۳۵
گل
۳۶
گل
۳۷
گل
۳۸
گل
۳۹
گل
۴۰
گل
۴۱
گل
۴۲
گل
۴۳
گل
۴۴
گل
۴۵
گل
۴۶
گل
۴۷
گل
۴۸
گل
۴۹
گل
۵۰
گل
۵۱
گل
۵۲
گل
۵۳
گل
۵۴
گل
۵۵
گل
۵۶
گل
۵۷
گل
۵۸
گل
۵۹
گل
۶۰
گل
۶۱
گل
۶۲
گل
۶۳
گل
۶۴
گل
۶۵
گل
۶۶
گل
۶۷
گل
۶۸
گل
۶۹
گل
۷۰
گل
۷۱
گل
۷۲
گل
۷۳
گل
۷۴
گل
۷۵
گل
۷۶
گل
۷۷
گل
۷۸
گل
۷۹
گل
۸۰
گل
۸۱
گل
۸۲
گل
۸۳
گل
۸۴
گل
۸۵
گل
۸۶
گل
۸۷
گل
۸۸
گل
۸۹
گل
۹۰
گل
۹۱
گل
۹۲
گل
۹۳
گل
۹۴
گل
۹۵
گل
۹۶
گل
۹۷
گل
۹۸
گل
۹۹
گل
۱۰۰
گل



آخر جیس فی تجیس درج غیر اندر سلسلہ از شیفہ محمد کاظم صلی اللہ علیہ وسلم

33072

۴۵
گل سون پر اہل عشق گلستان
رہیوں کی جگہ شاہد ہے شقایق عیان
کریاں خون کی ہیں سپہ جلاں
جھڑن دیکھو سیکلی کی ہیں کلیاں

لوگ کہتے ہیں کہ تے میں فرنگی کو نسل

۴۶
کیا بیکرہ فصل بباری خرب
سطح و طاس نہا صحن چین کی تصویر
ذوق آگہ بزمی بیل خاصہ کی صفیر
آہ مری میں مزا اور فرستہ تین تاجیر

سرمین دیکھو پھول آنکھ پھول میں پھل

۴۷
لیچرنی نہ پھر ہی سہکت سہکت گل
دھبہ میں فاختہ ہو غنہ لہکت
تیر تفرج کر سامان میں مہیا باہکت
شاخ پھول میں خندیں میں پھول

سب ہوا کھاتے ہیں گلشن سوار اور پیدل

۴۸
باغبان کی کی ہے جو واجب تکمیل
شاخ پر بار چھلکے ہوا کے نیلیم
گل سوار میں اسناد وہ سرا کے غنیم
پھول ٹوٹی ہوئی پھرتی روشن ہوا کے

یا شکر ہے میں تھکتی ہوئی گلگون کو تل

۱۹۱۵۲۱

<p>۱۳۹ مری خدیجان مری شیخی بوی غضب طائر ملک صاحب ہے محبوب ہو گیا شکل حسنین بن تغیر بید حب بجز خطا سے ہوا ہونے لگی سرخاب</p>	<p>۱۴۰ ایسی سبز و خرم و گلہا میں خنیاں حضرت خضر نے نکھوچا گلہا میں خنیاں نخل نگار سے تازہ طرہا میں خنیاں شجرہ پیر سفان میں نکل آئیں خنیاں</p>
<p>چمن حسن سولال اوڑگے بنکر ہر کل</p>	<p>صربت شمر زین نظر آتا ہے خلل</p>
<p>۱۴۱ بوسیدل جو پورا چستان کی طرح مرغ تصویر اور مرغ نیلیاں کی طرح مردم دیدہ و خنکو ہوئے انسان کی طرح صاف آبادہ پر وار ہے شامان کی طرح</p>	<p>۱۴۲ سنہا بی دل و چین کے شکرے کہ شکرے ہیں کہ افست کے شکرے کہ شکرے ہیں پنا کے شکرے ساتھ ساتھ آئے ہیں ناولن جگہ کے شکرے</p>
<p>پر لگائے ہوئے نرگان صنم سے کاجل</p>	<p>شجرہ آہ رسا میں نکل آئی کو چکل</p>

<p>۴۴۰ در بیل کو صیاد ہوا باغ سے دور پھول ہیں جا چڑھا کے ہو کر غور انداز میں فصل میں جو شش سورا خندہ گل قالین سے ہو اشور زشور</p>	<p>۴۴۵ ناپائی کا ہو تہ ہے ہودی سی سی تپار جھج آواز طرب خیز ہے پیدا ہزار بلبلیں مگلی گلابین ہو اجوش بہار شاخ شمشاد و پتری سے کہو چھیری ملار</p>
<p>۴۴۱ کیا عجیب ہے جو پریشان ہے غاب گل</p>	<p>۴۴۶ نو ہلالان گلستان کو سنا ہے یہ غول</p>
<p>۴۴۲ غمناک عین ہماز پیرین ہے غمناک عین ہماز پیرین ہے آخر طالب دیدار عجیب پیرین ہے غائب ملک حرمین آریب پیرین ہے طوفان کشش میں از قار عجیب پیرین ہے</p>	<p>۴۴۷ غمناک عین ہماز پیرین ہے غمناک عین ہماز پیرین ہے طوفان کشش میں آریب پیرین ہے غائب ملک حرمین از قار عجیب پیرین ہے طوفان کشش میں از قار عجیب پیرین ہے</p>
<p>۴۴۳ سرمہ ہے نیندری دیدہ بیدار کھرل</p>	<p>۴۴۸ تیرا ہے کبھی گنگا کبھی جمن آباد</p>

<p>۵۴۷ سو گھر میں ہو کیا رنگ بدلتا بادل کبھی کالا ہے کبھی قہر گورا بادل بہن کہنے لگے ہو کوئی دیتا بادل مست کاٹی کر کیا جانب منتھرا بادل</p>	<p>۵۴۸ آج تو غور کیا ہو کے ہو نکھرا بادل دیکھو آتا ہے کیسے ٹھاٹھ نرالا بادل سو کہتے ہیں بننا ہے کوئی دھڑکا بادل نہا ہر گل کا لیے ساٹھ ہے ڈولا بادل</p>
<p>۵۴۹ برج میں آج سرکیش ہو کالا بادل</p>	<p>۵۴۹ برق کہتی ہے مبارک تجھ سہرا بادل</p>
<p>۵۵۰ کچھ کچھ پھر ہے چلتی ہے جھپٹا بادل اس کھلا رنگ کوئی تازہ شگفتہ بادل بن داؤن کو نہ کہے کہیں شہید بادل خوب چھایا ہو سر گل و منتھرا بادل</p>	<p>۵۵۱ گل میں مغرور بہار آئی ہو ہے بلی کوئی زرداری کی ہے گروہ میں چاندی چشم بزمی ہے سبز در بھی ہو گئی سلح افلاک نظر آتی ہے گنگا</p>
<p>۵۵۲ رنگ میں آج گھسیا کے ہے ڈوبا بادل</p>	<p>۵۵۲ روپ بجلی کا سہرا ہو پہلا بادل</p>

۱۴۵

وہ عظیم بالا جو بہت پنا ہے
شہسوار کی گئی بھی انداز یہ دکھلاتا ہے
اپنی چال کی خوش ہوتا ہوا تراتا ہے
چرخ پہ چلی کی چل پھر سے نظر آتا ہے

بہرہ چمکے ہلاتا ہوا پرچھا بادل

۱۴۶

جوش تاثیر سے سمور ہو پھونچ زمین
نظر باران کے نظر آنے لگے زمین
بج آبِ بین زمین آخر سب ببارین
تکلیف پہ چہ جہا ہے یہ کھلنے کا بین

ہو قسم کھامی اٹھائی ہو گنگا بادل

۱۴۷

حال کی سیو پیہ سرم رنگ جا کیون
خال کی شکل شہجہ میٹ جاتے کیون
رہتی نہ رہنا کی گھٹ جاو نہ کیون
بجلی دوچار قدم چلے پٹ جاو نہ کیون

دہ اندھیرا ہو کہ پھرتا ہے بھٹکتا بادل

۱۴۸

آسمان زمین کا ہے سبیل نقشا
بجلی صحن برود بھر کا آخر چمکا
لالہ جولا تو بنا دادی امین صحر
چشمہ میں ہے عکس زرِ گل سے دریا

ہر تو برق سے ہے سونے کا بکرا بادل

سج اک ماہ اتفاق ہے ہوا بڑی
چشم بیدار کی شوق ہو اور اگر گشت
بہشت طوفان ہو آنسو دن میں پیدا ہوں
میری آنکھوں میں سما نہیں جو جوش

کسی بیدار کو دکھلاؤ کہ شما بادل

جو زبان میں بولی ہوئی حالت ہے
نہ کہیں مری میں تو کہیں میں ہو اگر کسی
چوٹ طوفان میں بیابان میں یہ بیابانی
دل بیابان کی ادنیٰ سی جگہ ہو جلی

چشم آب کا ہے ایک شما بادل

کہ نہ تو فکرت کرے اپنا چکنا جلی
کسو ہر تر نہ دکھلائی ہے شعلہ جلی
اگر کیا چیز ہے بناؤں نصیب کیا جلی
عاشق دل کا اور آیا ہوا نقشہ جلی

چشم پر آب کا دہو یا ہوا خا کا بادل

دعویٰ کرتا ہے جو بڑا کا ذرا سانسے آو
اور پانی کے عوض خون مجی دم بھر اسے
اتنی قدرت نہیں جہر فون بھلا کیسے ہے
اپنی نظر نہیں کر لاکھ لاکھ جہر جاب

میری آنکھوں کا ہوا تر ہو اصدقہ بادل

۵۹

تجربہ سب سے پہلے
 جس کو طرف سے زخم زخم نہیں
 شہریت میں نہ روایاں کیا
 کچھ نہیں چھوڑیں کریم کا ضبط

یہ مراد ہے یہ میرا ہے کچھ بادل

۶۰

تجربہ سب سے پہلے
 تیرا کف کے نہیں
 اقتبا اس کے بغیر
 بجز تازہ عجب ہے
 عام غلام پر ہوا ہے

یہ آتا ہے تازہ ہے کانہ عابد

۶۱

تجربہ سب سے پہلے
 جس کو طرف سے زخم زخم نہیں
 شہریت میں نہ روایاں کیا
 کچھ نہیں چھوڑیں کریم کا ضبط

نغمہ نے کامریش کنیا بادل

۶۲

تجربہ سب سے پہلے
 تیرا کف کے نہیں
 اقتبا اس کے بغیر
 بجز تازہ عجب ہے
 عام غلام پر ہوا ہے

چشمک و کرتا ہے شمار بادل

۷۱۳
تلفیق معجز و زہنی ہے پیاداری
جان ساتھ محبت کی رہی پیاری
آہ و نالہ سے نہ کار ہے آنسو جاری
وینا کر کہین کی فغان و زاری

نہ گرجا کبھی ایسا نہ برستا بادل

۷۱۴
مطلع نائی سحران و جیل
پھر ہوا دل لہ سحر حنائی پیل
نکستہ پیکرے بھون کی ٹپڑھائی پیل
آتش تابکے بھی مہیج جگر پیل
چراغ خفا قصیدہ کی طرنت بیکر پیل

کہ ہو چکر میں غنگو کا دماغ مختل

۷۱۵
وہ دم سے عد کا نقارہ بجا کر آیا
بہن تابان کو شراست سے جلا کر آیا
کوہ سہا نہ پہنچے گی اک شور بجا کر آیا
پہنیں اب سہیت چڑھا کر آیا

جام خورشید مع یکدہ ہنچ کر سن

۷۱۶
نہیں سر میں اس فصل میں شرب
مختص ہے خطاب کی جگہ کو باب
ہو کوئی ساغر بلور کہ نیلوں کو باب
چشم نیکش میں گلابی ہو کہ پھول کو باب

پھول کیوڑ ہو کا کھلا ہو کہ کھلی ہو تیل

<p>۱۷۷ نظر آب پین می چن آبگور کا پیر ترش حال اک طبعیت پگی گویا جاج بو ادنی نہیں سوچن غماری کی کھٹیر جا بے بادہ کرتے ہیں کہ زندون کو پیر</p>	<p>۱۷۸ غنیمت بیل سو صد گانے کی بو عیان کو پیر قص کے دکھانے کی فاطمہ اس کو پیر ہر بار کی خندون پھول ہیں نادی ہر بار کی کہی نہر کی کیا بات ہو مہربانی</p>
<p>۱۷۹ دست بچام سے کہو ہین کیچون کچ نہ مل</p>	<p>۱۸۰ غنیمت کہتا ہر جالو سو کہ گلشن سے نکل</p>
<p>۱۸۱ پیو دون نکلے نکلے نا کج بن بادیا فیض کہ عام ہے بادہ کشتی ہو جانا نہ کہ پیل جو زندون کا نہیں مختار یا کہ ہر دل کو بڑی ننگی سے پیسا</p>	<p>۱۸۲ طبع عجز چا فصل ہادی کا پیر پیر کہ دن کی ہونے غفلت جو دیکھ کر دنگ جو غم و غم و غم میں ہی ہو پیر ہی ہنگ ہر دشت کی مصروف ہو پیر ہنگ</p>
<p>۱۸۳ کشتی مڑ کو بنایا مرستی نے کھول</p>	<p>۱۸۴ شغل میں چاک گریبان ہو ہاتھ ہوشل</p>

۱۷۷
 شوق خلق ہے کل غم کے لیے
 ناز و عنایت و نیا آتش سودا کے لیے
 کیون چھوڑ جاو خط بول وانا کے لیے
 مصداق کویر ویر کو زینجا کے لیے

سر بازار نہ کیوں لگے سودے کا خل

۱۷۸
 آج کل بڑے بنیو نہ خاطر بول
 و خیرین رہتی ہیں کیا جا بول
 بولیں کاسلہ باہین سے باز بول
 و کلنگانے شمع شب کا بھول

چار چار جو قلم ہاتھ سے جاتا ہے گل

۱۷۹
 صیگن طائر نعون کا شہر ہے گل
 زور بازو کا ہے ویرا گل
 خاک چمن سے پر شاہد کہ خبر ہے گل
 سیا چمن خبر ہے کھنکھ چر ہے گل

کہ سیاہی سے ہر حرف کو سوو کا خل

۱۸۰
 جلاکار سے کاہن اعلیٰ کی خبر
 ہر خوش بین اعلیٰ کی نادی کی خبر
 بطرافاطے طلب ہے بستی کی خبر
 و خفا کو نہ انشا کی نہ مال کی خبر

ہوئی نظم کی انشا و خبر سب مہل

۱۰۰
 کل کی ہوا وینڈر ایسے
 کہین گردن میں ہو جائے کہین چاکم کا دو
 نہبت کی بن ہو غرق طبع کے طور
 کہین کچھ اور ہی ہو نہ کھلے کھلے اور

لفظ ہم معنی ہیں اور معنی ہیں سب اگل

۱۰۰
 مہرہ و خرابات حرم اور کا
 کہین کی مہینوں کی گردن میں
 کہین کی بن ہو جائے کہین چاکم کا دو
 کہین کی بن ہو غرق طبع کے طور

کوئی نہ نہ بچا دس سے نہ کوئی آتل

۱۰۰
 نہبت کی بن ہو غرق طبع کے طور
 کہین کی بن ہو جائے کہین چاکم کا دو
 کہین کی بن ہو غرق طبع کے طور
 کہین کی بن ہو جائے کہین چاکم کا دو

گھاگھرا پر کچھی گدڑا کھی سو ہے گل

۱۰۰
 خورشید و زون سستی کہین چاکم کا دو
 کہین کی بن ہو جائے کہین چاکم کا دو
 کہین کی بن ہو غرق طبع کے طور
 کہین کی بن ہو جائے کہین چاکم کا دو

نہ بچا خاک اور آٹو سے کوئی دشت و جبل

۱۰۷
 حجاب و قدیم کہنہ پہ اسے بہار
 نور و جگہ بھی دکھائے عجب نگار
 باغ معنی نظر آتا ہے سراپا گنار
 بان بے چہرے کہ طبع سے آواز آیا جو غبار

۱۰۸
 طبع رنگین زمانہ گرا ہوا چین
 سیکہ سے کی ہو بھی سیر سہر چین
 نیچلی کی نہیں بات ہوا تو چین
 ار واد کی کیفیت معراج چین

۱۰۹
 ہوئی آئینہ مضمون کی دو چندان صقل

۱۱۰
 ہاتھ میں جام زحل شیشہ مہ زیر بغل

۱۱۱
 ماقبایہ بری تو جیسے ادنی کی طر
 کون کہ جو کما ز سے ساغر و نیلا کی طر
 ہے نظر انہی چشم کہ خضر کی طر
 دیکھو معنی سے کہ بزمین جی اعلیٰ کی طر

۱۱۲
 لفظ تار مار گام چھاؤ تھا پاؤں
 کہیں کھٹا تھا جھیل سرکین شہنشاہ پاؤں
 کوئی جہیز نہ دین نہ پڑا سیدھا پاؤں
 سرتے شہر کی ہووے تانہ کمان رکھا پاؤں

۱۱۳
 تاکنا ہے تو شریاکی سنہری بوتل

۱۱۴
 کہ تصور بھی جہان جادہ سے فرق کر دے

<p>۴۵ کہیں پیا دہندی کا زخم آواز نشان پھیل چھی جلاوطن نکست گھما و خیان دہون اکھون بین ایک ہی جلوہ عیان یعنی اوش کے میدان میں پیو پیا کر جان</p>	<p>۴۶ کہیں ہستی ہوئی نہ رہن دنہر عمل کہیں بن نظر انی نہ چین چھپان کہیں غلمان ہنستے ہنستے ہنستے کہیں بیکال نہی استاد دین کہیں اسرا فیل کہیں چیل حکومت کہیں اسرا فیل</p>
<p>۴۷ کہیں ضوان کا کہیں ساتی کوثر کا عمل کہیں برق تجلی کا لقب ہے بادل کہیں غمید کا ذکر کوئی سننول درود کہیں کنگ نظر آیا کوئی بس بچود جھکو کا نون سے ساگر تھے دیکھا بچود ہر باران مسلسل ہے لالک کا درود</p>	<p>۴۸ کہیں ضوان کا کہیں ساتی کوثر کا عمل کہیں برق تجلی کا لقب ہے بادل کہیں غمید کا ذکر کوئی سننول درود کہیں کنگ نظر آیا کوئی بس بچود جھکو کا نون سے ساگر تھے دیکھا بچود ہر باران مسلسل ہے لالک کا درود</p>
<p>۴۹ کہیں ضوان کا کہیں ساتی کوثر کا عمل کہیں برق تجلی کا لقب ہے بادل کہیں غمید کا ذکر کوئی سننول درود کہیں کنگ نظر آیا کوئی بس بچود جھکو کا نون سے ساگر تھے دیکھا بچود ہر باران مسلسل ہے لالک کا درود</p>	<p>۵۰ کہیں ضوان کا کہیں ساتی کوثر کا عمل کہیں برق تجلی کا لقب ہے بادل کہیں غمید کا ذکر کوئی سننول درود کہیں کنگ نظر آیا کوئی بس بچود جھکو کا نون سے ساگر تھے دیکھا بچود ہر باران مسلسل ہے لالک کا درود</p>

۴۴
 محل یافت کے تیار کہیں کا شانے
 شمع اوارہ پادشاخ کو بوجھ داسے
 شان اشد کی تھی اور کوئی کیا جانے
 کہ بچھنی کے کسے ت نہان تو خانے

اک طرف نظر قدرت کے عیاں شیش محل

۴۵
 صوت و است بہار کہیں چہرے
 نظر رحمت اظہار کہیں چہرے
 طالب اب دیدار کہیں چہرے
 عاشق جود طلب کیا کہیں چہرے

نذر مشوق کے پردہ میں کہیں حسن عمل

۴۶
 کیا بیان ہو کہ جو ان آنکھوں کو بھولے
 پیچیدہ نابینا کی طرح کج گشت
 نشان بیکاری وحدت کی جگہ پر
 سہل پہل پر سطلوں کو لکھنے لکھنا

بے نیازی کے ریاچین سے ہمت و ہنگام

۴۷
 کوئی دیکھو کہے کہیں چہرے
 شش مشوق سے ظاہر چہرے
 اک نیا چہرہ کھلا گیا یاں چہرے
 بے غم تر بہرین سبز نیال چہرے

انیا جہلی میں شاخین عرفا میں کو پل

<p>۱۹۱ عالم از غمی داشت اسرار علی عاشق است و مشوق خدای ازل بارتوان شفاعت قسری کمی گل خوشتر است بول منی عربی</p>	<p>۱۹۲ سوزین و شیرین دفع نقصان و ر فاسم غلظت و شرف مالک حوض کوثر روح ایمان کا نقر کلشن دین با گل روح رقت کا نور خلد دو عالم کا شکر</p>
<p>زیب و امان ابد طره دستار ازل</p>	<p>بحر وحدت کا گوہر کثرت کا کنول</p>
<p>۱۹۳ خلق مخلوق میں غنیمت بن فخر و کبر ب کا بند ایسی نور بیجا دانست کیون نہ کہے کہ خود ہے احد کی تصویر نیکوئی او کا شاہ ہے جہنم کی نظیر</p>	<p>۱۹۴ غیب افکار سے سب سے خیر ترین باطن کی زمین علی بن ابی طالب ایک عجیب صفت نہ پورا ہو زبانی جان جو مہر و عید کی ضو اور شرف کا مہر</p>
<p>نیکوئی او کا مثال نہ مقابل و بدل</p>	<p>شیخ ایجاد کی کوہ زم سالت کا کنول</p>

<p>۱۰۰ سرور صدیق باوین شریح دین صاحب اکبرین مفتی قواسم نقین جامع صدق کزین مہبط انوار بین حج روح این بیب عرش برین</p>	<p>۱۰۱ شوق ماحی سوسین بیب کج جو مضامین تھے ہر عشق ہرین بیب بارش نور سے قسط اس کے مان کر جی میں آج کھون مطلق برجنہ اگر</p>
<p>۱۰۲ حاکم دین نین ناسخ ادیان و مل</p>	<p>۱۰۳ وجدین آ کے قلم ہاتھ سے جانہ مچل</p>
<p>۱۰۴ ادیب تاج تین جہان ایک گاہ شمس بیت کو اس وقت صبح گاہ پنج لوبہ نیکو فکرت عرش آ نفیست اہم لایب بین شہر عجاہ</p>	<p>۱۰۵ مطلع تاج عالم علوی بیب شاہ ولولاک کا سبہ درمخ زحل تاج حکم بین مہر سہ درمخ زحل تفصیل ہے اک بات کہوں دل منتخب نیرودت کا بیچارہ زحل</p>
<p>۱۰۶ چار اطراف ہر ایت میں نبی کرل</p>	<p>۱۰۷ کہ نہ احمد کا ہوشانی نہ احد کا اول</p>

۵۹۹
نوشانی پرنور کمان پائیک صبح
سینه مهر و کھلا نیکی صبح
رواد کس طرح بھلا نیکی صبح
دور و نزدیک کی بھی شریں چاک صبح

۱۰۰
 معراج سمرقانی
 آج محبوب مجاہدین
 فخر و غایت
 حیدر بن بواصب

تاابدور محمد کا سے روز اول

خاک سے پاؤں مقدس کی لگا کر صندل

شاہ
کے لئے اس کا جو صیف ہو چکر کی
دیکھ کر کوئی شاق نظر داور کی
رواجب کر کی
روی داری ستر سے روض اور کی
اشب بری میں بجلی سے

منه
کلیت پری شمع آماروب
چلیت پری شمع آماروب
اوت پری شمع آماروب
فصلیت پری شمع آماروب

پڑ گئی گردن رفوف میں سنہری ہیکل

اولویت بهتری است فوق ادیان و ملل

۵۷۳
 جود و نیر سے ہوئی دولت بجان حکم
 فیض و نیر سے ہوئی عظمت بجان حکم
 عدل و نیر سے ہوئی سطوت بجان حکم
 لطف و نیر سے ہوئی شوکت بجان حکم

۵۷۴
 قہر و سلطنت کفر ہوئی مستاصل

۵۷۵
 کج گوشت پاک کے مقابل بد بھیا دہنی
 دست خدا بار کے آگے ہو دریا دہنی
 مرتبین میں یہاں خضر و سجاد دہنی
 جنت جاہدین اعلیٰ کے یہی نبی دہنی

۵۷۶
 مصرت جود میں اکثر کے مراوت بے اقل

۵۷۷
 چاند برونج پور فرخاں سہیل
 جگہ نظر کو آنے ہیں ملک خیل
 شاہ اکملت داس در منزل ذیل
 شاہ حضرت کا اثر شدید و لام ذیل

۵۷۸
 صاومار غ بصر سر جہ چشم اکمل

۵۷۹
 پیغمبری کے اراد کے پہلے جابین م
 شعل خاں کھنڈ پور سے جابین م
 جنبش نینج سے سر رکٹ جابین قدم
 جیوٹا پور پھین کے بہت جابین قدم

۵۸۰
 جس جگہ پاؤں کھین سجدہ کرن ت وہل

<p>فصل کیسے ہو سکتا ہے غریب غیر خدا غیر کہ ہو مطلوب خدا غیر خدا کس پر مغشوق خوش اسلوب خدا غیر خدا پوس کا ہو سہین محبوب خدا غیر خدا</p>	<p>فصل محل اول کی ہمارائی ہر تہا جو تہا کہ غبار دراز کوئی بجا جو تہا نہ جبر ان سے تہا نہیں کوئی تہا بہر تہا تہا تہا تہا تہا تہا</p>
<p>اک ذرا دیکھ کچھ کرمی چشم احوال</p>	<p>شان نیزنگی مطلق ہے تجھ رنگ محل</p>
<p>فصل عمدہ سے راہ وحدت کثرت کا خلا کوئی سمجھا نہ سکا وحدت کثرت کا خلا ذات اطہر سے اوجھا وحدت کثرت کا خلا رفع ہو گیا نہ تھا وحدت کثرت کا خلا</p>	<p>فصل سب سے دین بل کلام اپنی شریعت کا نظام صوفیوں کو ہی مبارک ہو طریقت کا نظام بہر حقیقت کو حقیقت کا نظام بہر حقیقت کو مجاز آپ کا حیرت کا نظام</p>
<p>مہم احمد نے کیا آکر یہ قصہ فیصل</p>	<p>بہر نیاز ہی کو نیاز آپ کا نازش کا محل</p>

۱۱۱
 اور خداوند مود کا زیبا بال دہلی
 امج احدیت کا ہے لب ہوا ال دہلی
 فانی کی ہی کو چھوٹے سین غلام دہلی
 نظر سے مجھے احمد بن اگر دال دہلی

دودہ محشر ہون اگسی مری آنکھیں احوں

۱۱۱
 اچھل شہو آفان ہے موابی طبع
 مونی برائے نین ہے موابی طبع
 گریخت کی غلام ہے موابی طبع
 پورا ہی طراز کی نشان ہے موابی طبع

کہ ہوا اس بحر میں المہ قافیہ اچھ بابا دل

۱۱۱
 جھٹکے عجیب ناز سے کی کیا بادل
 اپنی نونگی کا دکھاتا ہے کر شام بادل
 نظم ہوا آج سر اپا بادل
 کیا جھٹکا لہو کی جانب کو ہی قیاد بادل

بجد کے کرتا ہے سویشرب بطحا بادل

۱۱۱
 صحن خوبی بن جو شہو تھا فانی طبع
 پیو فانی سے بنا تھا کبھی دودہ طبع
 اب جو بھگا کہ خرابات ہے دیر انداز طبع
 چھوڑ کر نیکو ہنس دودہ خاندان طبع

آج کہہ میں کچھ ہے مصلابا دل

<p>۱۵۱۵ جمع اہل سموات و زمین کوئی حضور سر و کار ارجان قاست و بوی حضور جلوہ نور خداوندی روئے حضور قہر اہل نظر کعبہ ابروئے حضور</p>	<p>۱۵۱۵ زینہ کینائی میں ایسا کیسی سنایا کلشن برین ہمراہ آہ آبایا بیکلاشت گردل میں تصور آہ نیزہ بیج کو اندھیری لگا کر لایا</p>
<p>موی سر قند کو گھیرے ہو کا لا بادل</p>	<p>شہسوار عربی کے لیے کا لا بادل</p>
<p>۱۵۱۶ ابرو ہو کے عیان کیلکھونی بون جعفر نام کے کیوں او سکھو بونی بون جلیلی شیخ پڑوس کے ہونی بون ریشہ سے سطر رخسار کے رونی بون</p>	<p>۱۵۱۶ غنیمت کی بون ہو کے کیم عشق پر تو سچ میں خالق کے نیم بلخ رضوان بن قباست کو بیچ نیم کجاہکان میں بول عربی در نیم</p>
<p>برق کے مونہ پہاڑ کھی ہوئے بکلا بادل</p>	<p>رحمت خاص خداوند تعالیٰ بادل</p>

<p>۱۱۹ گر کعبه بن شاه کی پائے لذت خضر چشمه زطلحات و موتی نفرت آب زندان مبارک سے ہر درخت دور پہنچی لب جان بخش نبی کی شہرت</p>	<p>۱۲۰ تاج حکیم پر شجر اور صبر جلد مخلوق پر بیعت ہو سکے سر ذات عالی کو چھو سکتی نہیں روت شہر تھانہ ناز و ستون کا در اندر</p>
<p>سن ذرا کہتے ہیں کیا حضرت عیسیٰ بادل</p>	<p>شعبہ راج میں تھا عرش معلّا بادل</p>
<p>۱۲۱ درد الہی کی تون کی بوسہ خفیف کفن قرین سے آویزہ جہم دست درخت بنیاد پر خدایا طیف چشم انصاف کیجا پکے زندان طیف</p>	<p>۱۲۲ برگ خشک سری کی بچہ نشان قنویہ کے کھڑکوں میں جدائی ہوئی نشان لائی جبریل وہ کہ جو غار فارم جان آدم زنت میں تھا مقدم بن براق</p>
<p>مُر مکتا ہے ہیرا گر چہ یگانا بادل</p>	<p>مرغزار چمن عسالم بالا بادل</p>

<p>۵۲۷ عازم زوہد اسلام کی آفتاب شمس حیات ہیں جسے دین کی تاب دہان میں سے زبول ہمیشہ بالا ہفت اقصیٰ میں اس کا دین کا جگہ رکھا</p>	<p>۵۲۵ شان ارفع سے زنا ذات کی کیا ہو دیکھو عالم میں نہیں نہیں کیسے ہے اس بندگی پہ فلک کے بیان دیجئے سنانے کا ترسے ہر بن وہ ذلیل ہے</p>
<p>۵۲۸ خاتری عام رسالت کا گرجا بادل</p>	<p>۵۲۶ کہ جو کلاؤ جھکے ہو کا نہ جاہاں</p>
<p>۵۲۹ خیر و خیر سے خلیق انہم ہے چمکا خیر و خیر سے خلیق انہم ہے چمکا خیر و خیر سے خلیق انہم ہے چمکا خیر و خیر سے خلیق انہم ہے چمکا</p>	<p>۵۳۰ خیر و خیر سے خلیق انہم ہے چمکا خیر و خیر سے خلیق انہم ہے چمکا خیر و خیر سے خلیق انہم ہے چمکا خیر و خیر سے خلیق انہم ہے چمکا</p>
<p>۵۳۱ یا اوٹا قبلہ سے دیتا ہوا کا نہ جاہاں</p>	<p>۵۳۲ فلک پیر کو لایا دیے کا نہ جاہاں</p>

۱۲۴
 رعب عجب اسان او عالم کے جری
 جوہ جو چل ہوئی نیان کی جہری
 جلا و صاف میں اوطوسے کال تھری
 تیغ پیدان شجاعت میں چمکی ہیں

ہاتھ گزرا سخاوت میں پرستیا دل

۱۲۵
 بن پنی کے لیے تابجا کر دینا
 شیعہ نعت نبی کہ ہو خاتم الخیر
 کہنے آئین میں جل جہن ملک شعی و طیر
 محسن اب کچھ گزرا رساجات کی پیر

کہ اجابت کا چلا آتا ہے گہر تا با دل

۱۲۶
 مطلع راج
 روضہ پاک پہ پانے میں پاک سکیل
 انجم دماہ جلاسنے میں چپا چپا و شعل
 رچ کل پو کیا حق سے بچھو روز ازل
 سچا علی نری سر کا رعب سچا

سیرے ایمان مفصل کا یہی ہے محفل

۱۲۷
 شل حسان بری مجھ پنی فیض عالی
 رنگ تفصیل دکھائے سخن اجمالی
 و بعد میں طبع ہو نکلا رین مضمون حالی
 ہونا کہ رعب نعت نبی ہرے خالی

نہ مرا شعر نہ قطعہ نہ قصیدہ نہ غزل

<p>۱۳۱ قوت اکثرت در حضور آن گوناگون روح از باطن بارت کی نپروا بود نفست ہی کا حوض شام فطیفا ہو دین و دنیا میں کسی کا نہ سہارا ہو</p>	<p>۱۳۲ دل میں تیرا امان ہے رادم مر سر پہ پہلی ارمان ہے رادم مر تنق و دیدار میں غیاں ہے رادم مر از رجب کہ ترا دھیان ہے رادم مر</p>
<p>صرف تیرا ہی بھروسہ تری قوت تیرا</p>	<p>شکل تیری نظر آئے مجھے جب اے اہل</p>
<p>۱۳۳ ہر گز بے منتی فکرت خضر بنو زنگان نفاصد سے ہو یا کھنبر ایجاد و نہ جہان شاخ دعا کو کہ بنبر ہوا از شبہ اسید وہ نخل سے بنبر</p>	<p>۱۳۴ دہر و آنکھوں کے درمیں رخ صفت ہو شب گر کہے کا شکل شب قدر نفس نامہ کا دل سے چکر کوئی غدر نامہ جہیز بان سے بلا میم صدر</p>
<p>جسکی ہر شاخ میں ہوں پھول ہر اک پھول میں پھل</p>	<p>لب پہ ہوں علی دل میں سر غر و حل</p>

۱۳۵
 بخشش است عاصی که توین پیل
 سل منتعز که غنی محبوب است ایل
 جان خنود که بیخند بعبت هر دین
 راج کبری کین پیر یون غزایل

که مرز بکان مین کو جو جلتی ہے تو چل

۱۳۶
 دم مردن رفت خاموش بکازی
 خاند جسم بن نقش ہے صورت کازی
 مین تو دون بند بدم غایت کازی
 دم مردن به اشارہ شو غایت کازی

فکر فرد تو نہ کر دیکھ لیا جا یگا کل

۱۳۷
 عشق پیشت لایم لالت می
 دل بویش اکیلین درشت می
 غیبا آئے غور که دست بو بک
 یاد آینه رخسار کے جوت بو بک

گوشہ فرط آس مجھ پیش محل

۱۳۸
 کین بین کرد کا میجر کین
 جو بر خستے کے سب بچ پا غریب
 ویش خست کو بچار کین بنر ہے نا
 نین بان بچے کین کین کھر ہے نا

نہ اوٹھانا کوئی تکلیف نہ ہو نا بیکل

۱۳۹

دل میں دنیا کا دارِ امان ہے بغدفا
خوشی کا نہ بھجان ہے بغدفا
شغلِ ثانیان ہے بغدفا
رخ اور کارِ روی و حیان ہے بغدفا

میرے ہمراہ چلے راہِ عدم میں شغل

۱۴۰

آپ کے لطفِ عفت کی ہو جو پُر نصیب
مصدقہ ہوں دلِ نیک عمل سے پُر نصیب
فانِ تائیدِ عفت ہوں ابروِ شریف
خفت ہوں اگر ان تقبل اور خفیف

آئینِ میزان میں حبِ خیالِ صحیح و معتدل

۱۴۱

نہایت کی اعمال سے نہیں بانیہ
جہ پریشان کو روزی ذاتِ بیستے کا بیانیہ
دلِ شفقہ کی عرضِ ہی شام و گاہ
میری شامت ہے ہوا سے کیسی بانیہ

عارضِ شاہِ محشر ہو اگر حسنِ عمل

۱۴۲

عرضِ کارِ اویسی کی آشتیہ و الالاح
کہ قدم سے جدا ہو جی شہیدِ اح
و کچھ کہنے لگیں سب کہ وہ آباہل
صفتِ شہیدین کی ہر صفہ و نورِ اح

ہاتھ میں ہو یہی ستارہ قصیدِ غزل

محل

محل

محل

محل

ایں شکرین سب ایک زبان بسم الله
 پوین بیان خسته دوران جان بسم الله
 کربین عجیل اشارت کے کہ بان بسم الله

سمت کاشی سے چلا جانب مستطربادول

تمام شد

ش
 خالص
 منا

تقریباً تاریخ از طبع و قلم کامل الکمل سمرقند شہر اجانب مولیٰ ابوالقاسم فضل

ہرزہ گرد شہرستان رسوائی عیشی نیک آفرینش کہ در جہان ہیچی و ناکامی
 بابوالقاسم فضل رجب شی کوس بند آوازگی مینواز و پیشکادہ کار کیا فی قلم و معانی
 اہمعی دوران ثانی فرزدق و قحطان مخرومنا المعظم سید کاظم حسین صاحب
 شیفتہ خیالات تباہ خود را در نور و تاریخ بامید اجابت ارملغان مینفرست
 و خود را بہ تنہای قبول امیدوار اثر میکند

وای برین خواش بی سوا و نه

تایخ نطباع خمسه

بی زردبان رسید به عرش سخنوری
صد شمشیرهای نور چو خورشید خاوری
صد بلبله های مشک چو جعد مغبری
سجده کند بخاک درش آب کوثری
آب خضر بر آورد از گلک غمبری
صد بلبله آفرین و دوازده غمبری
این نعت گوئی و آداب بوزری
در خاکهای هند ز نعت پیغمبری
که گم کرد باغبانی و گم کرد کوثری
رشت نار و می و دیبا شستری
از حسن چاپ عقد پری بسته یا پری
این شعر را که خواند به صد ناز و دلبری

کاظم حسین شایسته که فکر عرش پوی
پاشید در جهان سخن گلک نورش
افشاند بر سپهر خیال مغبرش
رضوان که از لطافت طبعش خبر دهد
که نظم را بنجامه صلائی بقا ز ند
بنوشت خمسه که بغزنین اگر دمی
آموخت روزگار از طبع مهندش
آن دو صحرای محسن کا کور و نی شانند
بالای آن حد لقیه رگ گلک شایسته
صد بافته بکار گمش بگری عیان
چون خمسه را فرست بمطبع بر آچاپ
عرشی شایسته ام بزبان قبولیت

شایسته
مغبر
نعت
اکامی
مردمانی
صاحب
میفرست

در یک هزار و دو صد و هشتاد و یک شش

مطبوع گشت ختمه نعت پیبری

قطعه تاریخ و صنعت صوری و معنوی

از نتیجه افکار منشی سیراج الدین احمدراج برادر اصفیت

فکر جناب شیفته کاریج کرد	بدید جان تازه درین پیکر خیال
بنگرین عروس سخن را بچن و زیب	آراست ماشطه فکر با کمال
حقا که حسن شاه پاک قصین را	هر هفت شد ز ختمه بصدنیت و جمال
حسن به فکر محسن و تحسین پیشفت	ناز کجیال او بود و این چه خوش مقال
بگزر دلاز طول و بگو حرف مختصر	میشل بر قصین و شش ختمه بیثال

گلک سراج سال ز هجرت شمار کرد

بس یک هزار و سه صد و شش ماند و سال حال

۱۲۰۶ هـ

ایضا و صنعت معنو

خوبی نسبه بی بدل طبع گشت

